REGISTERED NO. A.780



M.B. Khan Artist
Lucknow
[illegible] پریس لکھنؤ [illegible] شائع ہوا

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) طالب علمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اور اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ یاد رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظرافت پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپکو ملے اس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچہ مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ مہینہ کے اندر مزید قیمت روانہ کرکے آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر فی ما وقع۔ بندہ پرور ایک مشہور کثیر الاشاعت پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر ابھی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائین۔ مذہب یا دادا یا یتیمی کا واسطہ دلانا فلان حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین اور راستہ مین گاہ گاہ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ تماشا ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دستخط نہ بنا رسید نمبر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب مثلاً آزمایاں تنگ طلبی اور دیر رستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جبکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین مینیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان مین نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین انھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف
جوہر لطف ماجد حکیم ... بیشاہی ... جن کو حکیم صاحب ... سید قاسم ... دفتر اخبار ...

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲۲ و ۱۱ کے درمیان گلابی کاغذ پر ملاحظہ فرمایئے۔

جلد ۱۳ نمبر ۵

مضامین

بابت ۳ فروری ۱۹۲۸ء

دورِ حاضرہ کی اُردو پر تبصرہ

لغات مروجہ زمانۂ حال بطرزِ نصاب

جنون العسہ آمد از جوانی — ترسیب الجوانی بیادہ الحل
دوانہ العسہ یعنی پیر فانی — فعولن فعولن فعولن فعل

معانی کن ہو ایان دستہ تحصیل — دفرست فرس گستہ اکتفا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل — کرو ع اکدر اور شدہ اصفا

روش تنگ ہو دور تر نسیم ماس گن — حجلہ جسم دیدہ و دہ آمد گھول
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — فعولن فعولن فعولن فعول

شب گلہ سیہ گمود شد گوسبیہ خیز رسن — مستفعلن خیز انعیاس گمن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن مفاعلن فعلن

زبان زحمت یاران فن جنگ آمد — بہ فرد ادب تازہ احساس ہست
کہ ہر جسقی بہ جوش نشانہ سنگ آمد — چناب و جہلم و راوی بیاس ہست

تغسیات و علیات و شنقیات حسنیات — لسیات و وجہات و برقیات خنکیات
الیات و حسیات و خوشیات و حیوقیات — صرنیات و فصلیات و حسیتیات و تحتیات

سالم جیم مونث نہ زیات داہیات
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

نمونۂ اُردو مختصر فسانہ نویسی

۱

رشیدہ باوجود نسیان آموز عشقیات کے زہنی عشقیہ خیالات کے زہرہات پہ صبر گزین تھی اُس کی حیات ادبی کا شاہکار وہ صحیفہ زرین کہا جاتا تھا جو تشبیہ تخمیس کا چراغ زیر دامن تھا معصوم لڑکی کے نفسیات پر الہیر صنف جلد آسمان نے بے دردی سے ضرب لگائی جذبات محبت کے تموج سے اسکے قلب میں گدگدی پیدا کر گھر بنا لیا تھا اور زمانہ عجیبہ کے سنسنی خیز واقعات نے جوان العمر معصومہ کو تجربات سے ساقطہ فروز کر دیا۔

۲

شاخِ زرّین کا سمندر اپنے اعصاب غیر معقول خزانوں کو لیے ہوئے تھا جو رست قدرت کی روحیت مقدس کے خزانہ چمن کے ترنم نا زہرات نے عصمت زورش غنچوں کے عریان جسم کو لسیات حیا سوز سے متصادم کر دیا رشیدہ نے برقیات گنجی جہاں انقلابی شریر کی آخر کار ادبیات سے قطع نظر کر کے وہ اپنے حقیقی عاشق کے تصور میں اپنی غایت گرجیات سے کام لینے لگی رفتہ رفتہ گوہر رشک طوفان در دل پیدا قربات حسنیات سے مالامال تھا جیم مونث سالم کو عذاب الٰہی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اسکے زعفرانی رخسار پر پنک پڑا وہ اٹھی اور سامنے والی کھڑکی سے بخارات ارضیات کا تماشا دیکھنے لگی حیا سے جسم لطیف و صنف نازک مشاہدات مرئیات سے خارج ہو کر خفیات شفقی میں روپوش ہو گئی وہ اس پیل گاندہ زحلیات سے بوساطت فروش ازدیات کو تلاطم مقصود صبر اداکو زبانی کی پر قربانی چڑھا دیا آہ ۔ غریب لڑکی کو کیا جانتی تھی کہ لرزش نگاہ استفادہ فروش محبت ہے ۔ ریان کار تغیبات اور پامالی ورشگاہ شعلہ تانیث جو سالک جادہ ارتقائی تھا ساس برق بہا گردانیاں لیتے لیتے غرق زوم ہو گیا اور وہ شعر پیادہ ادام تصورات تصدیقی نے زاویہ قبول سے نکال کر جہنم کے طبقہ اسفل السافلین میں جھونک دیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

"ادب لطیف کا طرز احسن"

منطق آرا بیگم بنام وائسرائے

لاٹ صاحب !

میری بندگی ۔ مجھے تم سے بہت شکایت ہے ۔ مانا کہ تم بڑے آدمی ہو ۔ میں تمہاری رعیت ہوں ۔ مگر عہدے میں تم بڑے ہو تو عمر میں کہیں میں تم سے بڑی ہوں ۔ اور سچ پوچھو تو بڑائی چھٹائی کیسی ؟ منطق بڑی چھوٹی نہیں ہوتی قیاس چھوٹے کا ہو یا بڑے کا ٹھیک اور صحیح ہونا چاہیے کوئی خدانخواستہ شناگی تو ہے نہیں منطق کی بحث ہے ۔ اگر میں نے اپنے قیاسوں میں کوئی غلط بات لکھی تھی ۔ تو صاحب تم نے (رد کر دیا ہوتا ۔ میں فوراً اپنی مان لیتی ۔ خیر تم جیو سلامت رہو چاہے جواب دو یا نہ دو خیر خواہ بڑے بزرگوں کا فرض ہے کہ اپنی خیر خواہی سے نہ چوکیں ۔ میرے لاٹ ۔ میں انگریزی کا نہیں جانتی ۱۰ ۔ نواب سے کئی مرتبہ کہا کہ مجھے گٹ پٹ بکنا سکھا دو آخر جو میم کی ہے تو اس لیے کہ انہیں کی طرح گٹ پٹ کرنے لگوں حاکم تمہاری بولی سے خوش ہوں جو آج مجھے انگریزی پڑھا دیتے تو میم سے شادی کی ضرورت نہ ہوتی مگر اس اللہ کے بندے نے میری بات سنی ان سنی کر دی اور مجھے انگریزی نہ آئی اسی وجہ سے تمہاری انگریزی کی تقریر میں نے نہیں پڑھی اردو کے پرچوں میں جو کچھ چھپا وہی دیکھا اور اسی کو دیکھ کے دو بول لکھنے بیٹھ گئی ۔

سچ کہتی ہوں تمہاری بھولی بھولی باتیں دل کو بہت پسند آئیں شاباش [illegible]

کارخانہ دواخانہ سیتا رام [illegible] لکھنؤ نے اپنے [illegible] ایک [illegible] کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔

پڑوسی میں گئے اور ... کر لائے اپنے دونوں کی قسم ... حل بیچ گیا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کمیشن کے انتخاب کی موجودہ صورت بُری ہے وہ بھی غلطی کرتے ہیں۔ اگر کمیشن میں ہم خود شخصی یا ناکر اقبال کے ... خود پورٹ جانے والے شریک بھی ہوتے تو کیا فائدہ ہوتا؟ آج تک ہندوستان نے ہندوستانیوں سے کیا پھل پایا۔

ان لوگوں کو بھی اپنی عقل کے ناخن لینے چاہئیں جو کہتے ہیں کہ اگر زبان کی نیت بُری ہے تو انگریزوں نے تو اپنی کی نیت سے اس کمیشن میں کسی ہندوستانی کو جگہ نہیں دی۔ بھلا اس میں تو اپنی کی کون سی بات ہے؟

کمیشن میں سات آدمی ہیں اُن کے نام تین نے اچھی طرح رکھے جیسے انگریزی میں ... کے نام ہوتے ہیں دیکھے ہی ہیں کوئی عقل کا دشمن ان ناموں کے وزن سے کوئی گالی بنائے اور کہے کہ انگلستان نے ہمیں گالی دی تو یہ زبردستی کی چھیڑ خانی ہے۔ نہ سائمن کوئی گالی ہے نہ برنہم کوئی دشنام۔

میں ان لوگوں کو بھی منطق سے کورا سمجھتی ہوں جو کہتے ہیں کہ ولایت کی پارلیمنٹ کو ہندوستان کے معاملے میں دخل دینے کا اختیار نہیں ہے۔ بھلا کوئی پوچھے کہ پارلیمنٹ کو اختیار نہیں تو کیا تم کو ہے؟ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک تھے قاضی صاحب [illegible] اُن کی حماقت کا شہرہ دور دور تک تھا۔ اتفاق سے ایک مسافر کا وہاں گزر ہوا۔ قاضی صاحب پاجامہ کا ازار بند ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے ہاتھ میں ڈھیلا لیے بیچ سڑک پر کھڑے ... یعنی ... ادا فرما رہے تھے کہ مسافر نے پوچھا کیوں صاحب ان قاضی صاحب کا مکان کہاں ہے جو بہت مشہور ہیں؟ قاضی نے کہا بند ہاتھ سے ... چھوڑ دیا اور ... ملّا کے زمانے گئے۔ وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ اب بندہ پورا عقلمند ہے۔ پاجامہ گر پڑا۔ مسافر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

تم کہتی ہو کہ ہندوستانیوں کو اپنے معاملے میں دخل دینے کا اختیار رہا کب تھا۔ جو آج وہ قاضی صاحب کی طرح ... ملّا کے زمانے میں رہ نادانی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ یہ آج بھی اپنی حماقت کا راز فاش کرتا ہوا۔

بے شک اس عقل کے اندھے سے یہ پوچھنا چاہیے کہ ۱۸۵۸ء میں جب اس قانون کا اعلان ہوا ہے تو اس قانون کی تیاری میں کون ہندوستانی شریک تھا۔ اور پارلیمنٹ نے اس کی تیاری میں دخل دیا تھا یا نہیں۔ پھر خواہ مخواہ کی مداخلت تمہاری قوم نے تسلیم کی یا نہیں۔ یہ جو شہر شہر کے ... کو اختیار تفویض دیے گئے یا تم نے چھینے؟ کونسل کے ممبر انتخاب کر لینے کا حق کسی نے تفویض دیا یا تمہیں پہلے ہی سے حاصل تھا۔ وزرا بنائے گئے یا بن بیٹھے؟

سائمن ... ہر شخص کی دعا کرو۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا ... بھائی ... ہر وقت بھیک مانگتے ... کے سجدے کرتے ہیں۔ ... تمہاری ... میں کسی قسم کی مداخلت کا اختیار نہیں کوئی لاٹ بنتا ہے تو وہیں سے کوئی ... سردار ... بنا جاتا ہو وہیں سے۔ ہندوستان کے بارے میں پارلیمنٹ اور شاہی گورنمنٹ سب کو یکساں مداخلت کا حق ہے۔ پارلیمنٹ اور شاہی گورنمنٹ تو بڑی چیز ہے۔ یہاں نائی کی برات میں سب ہی ٹھاکر ہیں۔ کیا معنی کہ جس ملک پر کوئی دوسری قوم حکومت کرتی ہے تو حاکم قوم کا ہر فرد اس ملک کا حاکم سمجھا جاتا ہے شاعروں کا قول ہے ؎

مشرق کی گالی سے بھی عزت نہیں جاتی

میں کہتی ہوں کہ حاکموں کی گالی سے عزت ... ہے اُن کی زبان سے گالی نکلے اگر کسی کو شکایت کا حق نہیں جھک کے سلام کرنا چاہیے بلکہ جن لوگوں نے گالی کھانے پر نالش فرمائی اور ... کی کھائی اُن کی ... سے عبرت کا سبق لینا چاہیے جو ... اپنے دل میں ... نہیں ... مارلے منٹو ... قانون کے معنی مطلب کی الٹ پلٹ دینے کا اختیار رکھتا ہے تو پارلیمنٹ کی بھلی چلائی وہ جو کچھ بھی ہیں آئے ہندوستان کے حق کر سکتی ہے۔ ہندوستان انگریزی حکومت کے طفیل میں ... عقل ہے بھی کم ... بھی ... ہے ... لڑکیاں ... گڑے کی شادی کرتی ہیں چھینٹا بناتی ہیں۔ میز تیار کرتی ہیں دو دن کرتا جیسے بھائی ہیں دونوں کا نکاح پڑھوا دیتی ہیں۔

یہ گاندھی جی ... کی تحریک کے پھل کو بیان کرتے ... یا قبول ہے مگر ... کے اصلی معنی ہرگز نہیں جانتیں۔ انگریزی حکومت نے ہندوستانیوں کو ڈیڑھ سو برس تک ... کا پیادہ ہونا سکھایا دیکھیں یوں ... کمیٹی ... ہے یوں ... لگاتے ہیں۔ یوں ایک کونسل بناتے ہیں یوں فوج بھرتی کرتے ہیں یوں ... تیار ہوتی ہیں۔ یوں ... کی صفائی ہوتی ہے یوں کرسی پر بیٹھتے ہیں یوں کھڑے ہو کے پیشاب کرتے ہیں یوں صابن سے منہ دھوتے اور یوں کاغذ سے آبدست لیتے ہیں۔

مشہور و معروف
رسالہ زمانہ کی ترقی جوبلی
کی خوشی میں
ملک کے بلند پایہ انشاپردازوں اور شاعروں
کے بہترین مضامین نظم و نثر کا ایک بیش بہا ...
آخر فروری ۱۹۲۸ء میں شائع ہوگا
کل مضامین قریباً ۳۰۰ صفحے۔ تعداد تصاویر قریباً ...
قیمت ۱ عہ
۲۰ فروری سے قبل پیشگی قیمت دینے والے خریداروں کو
صرف عہ
اردو کی ... ترقی کا بہترین مجموعہ دیکھنا ہو تو
رسالہ زمانہ کا جوبلی نمبر
خریدیے
المشتہر
منیجر زمانہ۔ کانپور

بیان کوٹ پتلون پہنے ہیں یہاں دو رو کر ناشائستہ
بیٹا تھے اور ہندوستان کا دل خوش کرتے ہیں پھر
بھی انھیں قید یہ ہندوستان کا اصل گڑ بنا تا ہے
پارلیمنٹ لندن میں ہے اور ایک کونسل ہندوستان
میں۔ وہاں بھی بھیڑ بھڑی ہوتے ہیں یہاں بھی مگر
وہاں سب کچھ ہے یہاں جوڑ آپس کی ہوتی ہے پڑ
اور جہالت کے کچھ نہیں ہے۔ بی اے ہیں تو جاہل
ایم اے ہیں تو جاہل۔ انجینیر ہیں تو بے صرف۔
بڑی بڑی پر خطرا باتے والے
ڈاکٹر ہیں تو بر وہ میں ڈاکٹروں کے
آگے کا منہ دکھانے والے۔ یورپ
کی ایجادوں کے محتاج ایسی حالت
میں ولایت کی پارلیمنٹ ہندوستان
کے معاملے میں دخل نہ دے گی تو کیا فرشتے
دخل دیں گے۔

یہاں تک تو بھی تمہاری ان کی
ہاں ملاتی ہے بے شک تم نے جو کچھ کہا
سچ کہا۔ ہم ہندوستانی سلطنت کے [illegible]
کو اس گڑیا گڈے کی شادی سے نسل
بڑھنے کی آرزو بھی اور انھوں نے
سپاہ کے بنائے ہوئے دولہ کے
چلنے میں حس و حرکت دم و درود کا
سامان ظاہر کیا مگر وہ دے گو قصہ ہے
وہ اپنے تئیں بھول گئے اور ہوا پاس
بیٹھے ابھی تک گڑیاں کھیلتے رہے
رسوم کرتے پیڑی ہیری کا حصہ
ان کپڑے کی گڑیوں میں بانٹتے ہو
ہنکنے کی۔ پیدائش پر ڈھول بجا کر ناچا کرتے
ہیں وہ بیشک بقول تمہارے [illegible]
ہندوستانی۔ سچ سمجھ کر کام کرنے والے
لیڈر مہمان وطن۔ موقع شناس ہیں۔
اگر ڈیڑھ سو برس میں دس آدمی بھی اس قابل
ہوئے کہ وہ بہت پڑھ سکیں تو کیا آئندہ ساڑھے
تیرہ سو برس میں بہ وقت ہندوستانی انگریزی
حکومت کے زیر سایہ کے اس قابل ہوں گے

کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ پڑھ سکیں پھر بھی ان
میں ایک اس رپورٹ کے معنی مطلب سے آگاہ ہوگا
الٹی ہنگامہ سے آدمی سفر بیان کی طرح باتیں ہی بنایا
کرتے رہیں گے۔ بھلا جب یہ حال ہے تو میں کیا کیا
کمیٹی جہاں کہ ندی مگر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ
کی ہر باتوں کی تفصیل تو بتاؤ آخر وہ کس مرض کی
دوا ہے؟

افلاس کی ایسی بیماری (دق) ہندوستان کو



کھودل اب بھی بائیکاٹ ہے؟
خان بہادر: حضور کیا مجال ہے
رائے بہادر: خرمان ہی کیا طاقت (طاقتم)

مئے ہوں سے ہے۔ کیا کچھ انتظام سے وہ کم کمی۔
بے تعلیمی اور جہالت ایک بڑا داروگ ہے اس میں
کچھ کمی ہوئی۔ ہندوستانی صدہا چیزوں سے
بیچارے ہندوستانی بالکل فائدہ نہیں اٹھا سکتے
کیا اسکا ذمہ ہوا۔ تجارت کچھ بڑھی جس نے
کچھ ہاتھ پاؤں نکالے؟

لاٹ صاحب! ہر بات کا نتیجہ اچھا برا دکھا
جاتا ہے کہتے کہ ڈاکٹر کونسل ہے۔ ابھی آسائش کے

قانون آپ ہی بناتی ہے مگر یہ عجب طرح کی
کونسل ہے کہ جب کبھی کوئی نفع کی بات اسے
سوجھتی ہے اور کسی [illegible] کا قانون [illegible] میں پیش
نکال کے سورت کے بچے کی طرح منہ پر پھینک دیتا
ہے۔ ووٹ دے کے اچھا بھلا بھرم بناتے ہیں
اور گورنر صاحب کی ایک جنبش میں اس کی منسوخی ہو
جاتی ہے خدا خواہ ملک کا اور یہ انقلاب کی
بیہودگی میں صرف ہوتا ہے۔ اس ڈھکوسلے کی
تم سے کچھ اور ہندوستانی واقف ہوں گے
یہیں۔

انھیں معلوم ہے کہ ہر دس برس کے
بعد کپڑے کی گڑیوں کے واسطے نیا
[illegible] ہے اور [illegible] کے گروہ
کے بچے نئی گڑیاں ولایت سے منگائی
ولایت والے ہم سے کہیں گے کہ بس
انھیں سے کھیل کھول بہلاؤ۔ تم تو [illegible]
برس میں بالغ ہوئے [illegible]

[illegible]

سمن [illegible] برائے تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۲ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

جملہ قسم کے مربہ جات و چٹنی و اچار وغیرہ نہایت لذیذ دارالزمان کا کارخانہ حافظ الصحت محمد شفیع تاجر [illegible] مرکز [illegible] باغ لکھنؤ سے طلب فرمائیے۔

نکلیں نہ گوروں کی گئی نہ فتنہ جائے گی چھپیں نواب
کبھی جان نہ ہوں گے۔

تم نے بیکار اپنا سفر بھی خالی کیا اور ۱۹۲۵ء کا واقعہ بھی جاتا تمہارا کام تو یہ تھا کہ ۱۹۲۹ء میں جو اصلاحات کے بیچنے لگائے گئے تھے اس کی خوبیاں دکھا کے لوگوں کو غلطیوں سے بچاؤ کہ بیماری میں تڑپ رہا ہے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ۔ دوا فائدہ کر رہی ہے۔ وہ کہتا ہے حضرت مجھے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں دوا پیے جاؤ۔ اس دوا میں سوتی ہے مرنا ہے بیمار ہے یا جائے۔ اسکی قیمت ہزار روپیہ رکھی ہے اسکا بل بھی ادا کرو۔ ورنہ بھی ہم علاج تو ضرور کریں گے اور یہی قیمتی دوا بھی فرماتے رہیں گے پھر شکایت نہ کرنا کہ تم سے حال پوچھنا بھی چھوڑ دیا۔ کیا عجب ہے کہ تمہارے پرچے ہی کی خبر لندن والا سازوں کے کانوں تک پہنچ جائے اور پھر دس سال کے بعد دوا پینی ایک ڈرام [illegible] ہندوستانی بھی اس دوا میں مفت ملا دیتے ہیں اب نہ ملائیں۔ تمہاری تقریر کے آخری حصہ میں یہاں ہے ڈنگی سے؟

لاٹ صاحب! تم نے ان ہندوستانیوں کی بات پکڑی ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اس کمیشن میں ہندوستانیوں کی بات نہیں پوچھی گئی اس لیے ہندوستانیوں کی توہین ہوئی۔ مگر اصل قصہ تمہیں معلوم ہے شکایت یہ نہیں ہے لیڈروں نے یہ بات عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے کہہ دی تھی یقین ہے [illegible] شکایت نہیں خالی خولی نمائش ہے۔ کر کے وقت ضائع کرتے ورنہ اس تحقیقات بازی میں ہندوستانی خزانے سے جو روپیہ صرف کیا جائے گا اُسکی ذمہ داری اپنے سر ہے۔ انھوں نے اور بھی کئی اعتراض کیے تھے تم نے اُنکی [illegible] ان کا جواب ایسی بلبیت سے دیا جسے عقل کے کان اچھی طرح سن سکے۔ اب تو کمیشن کی طرف سے بھی ایک [illegible] مسودہ جو تمہارے نام سے اخباری [illegible] میں شائع ہوا

سائمن صاحب کہتے ہیں کہ جب کمیشن ہے تو پارلیمنٹ کے ممبروں کا مجموعہ مگر ہیں تو ہارا خانہ بچا ہے۔ ہم سات آدمی ہیں اگر سات آدمی کونسل آف اسٹیٹ اسمبلی اور صوبوں کی کونسل سے چنے جائیں جن ہیں کے ہمارے ساتھ کر دیے جائیں تو بہتر ہو ہمارے کام میں ہم کمی نہیں کریں گے اور اگر وہ کچھ کہیں گے تو ہم اُسے اپنی رپورٹ میں بھی کر لیں گے۔ اور یہاں یہ کہنا کہ [illegible] چلتا بنانا کرشمہ کر رہے اور زبان کی قوت دکھانے کا موقع ملا۔

لاٹ صاحب تمہیں میرے سر کی قسم [illegible] کہنا۔ سائمن صاحب نے یہ بات عقل کی کہی ہے؟ اُجالا ممبروں میں سے ہر ایک کو پتہ ہے کون ہے جس کے قول فعل پر یہاں کے لیڈروں کو بھروسہ ہونا ان کے نام تو بتاؤ جنہوں نے کمیشن کا ساتھ دینے پر کمر باندھی ہے وہ اس سات آدمیوں میں شریک ہوگئے اب وہ گئے خوشامدی ممبر ہیں کالی [illegible] کے منبر سرکاری قصیدہ خوانی کی نشست گاہ۔ انہیں نہ عوام اپنا قائم مقام سمجھتے ہیں نہ خواص۔ پھر یہ سات آدمی اگر ان کے پیچھے گئے تو کیا ملکی [illegible] کا بال [illegible] جائے گا۔ اے توبہ کرو۔ ۱۹۲۰ء میں وہ عالم ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی یہ سچ ہے کہ ۱۹۲۹ء میں یہ چال چل گئی تھی وہ بھی ۱۹۲۹ء میں بھی چل جائے گی اور اسطرح [illegible] برس (۱۹۲۹ء تک) ہندوستانیوں کے ساتھ دل لگی بازی دہر خندہ طلاق اور منہ چڑھانے کا تماشا ہوتا رہیگا مگر اس طلاق کا نتیجہ دکھا دے گا جس نے جتایا ہے۔ بھئی بیماری گھٹتا ہے۔ یہی نہیں جانتی کہ تہت چھٹ زبان دراز بے باک [illegible] لوگوں کی [illegible] کے خلاف بغاوت کا مرتبے اور پھر بیوں میں ایسے ہزاروں مجرم روز پیش ہوں۔ مجھے ان خوشامدیوں سے بھی اندیشہ ہے جو آج بڑے خیر خواہوں کے کمیشن کی شان [illegible] باتیں ہندوستانیوں کے حکومت ساختہ کیل کی حیثیت سے قبول کرلیں گے۔ پھر تم نے کونسلوں کی آگ ہے کمیشن کی طرف سے بھی الیکشن ہی ہوئی ہے اگر اس کی سفارشوں کا نتیجہ بھی کر دیجیے

جو آج معجزہ کرانے والوں کو پھر کوئی طاقت جھٹلا نہیں سکتی۔ یہ عام ہے کہیں یہ کیوں ہم سمجھ سکتے ہو؟ رنگ میں جواب دے گا۔ سچ کہتے تھے۔

اسکے علاوہ کیا معلوم ہی خوشامد ممبروں کا انتخاب اسمبلی کے ممبر کرینگے ممبر کیسے کیا یہ ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ میاں نے فرشتوں کی تعظیم کے لیے آدم پر ابلیس کو مقرر کیا تھا مگر وہ ذرا سی بات پر بگڑ گئے۔ مسلمانوں کے رسول نے ایک شخص کو قرآن لکھنے مقرر کیا تھا وہ گمراہ ہو گیا اور لگا آل عمران کی جگہ آل مروان لکھنے۔ حضرت علی کی فوج نے ایک شخص کو حکم مقرر کیا تھا وہ دشمنوں کے کہنے پر [illegible] گیا۔ یہ تاریخی واقعات ہیں۔ ہندی نے ان چند سطروں میں بہت سی گہری باتیں کہہ دی ہیں شکل ذرا مشکل ہو ہے اور یاد بھی کم رہتا ہے فقط

راقم

تمہاری اور حکومت کی خیر خواہ [illegible] ندیم

غزل

دنیا [illegible] سے [illegible] یہ دنیا مجھے
[illegible] نگ [illegible] رب مجھے
[illegible] کی صفائی سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] مجھے
[illegible] نے صاحب [illegible]
[illegible] کہتے [illegible] مجھے
[illegible] روشنی [illegible]
[illegible] کیا [illegible] جنون کا [illegible] مجھے
[illegible] کا [illegible]
کیا مجھے پروا اگر [illegible] شمع مجھے
[illegible] کا [illegible]
[illegible] پہ [illegible] مجھے
[illegible] کی [illegible]
پھر بھی [illegible] ہے [illegible] مجھے
ہے تمنا سے دل [illegible] بھی [illegible]
میری [illegible] کو [illegible] مجھے



ازالہ خون فساد (رگ کشائی بذریعہ کمیشن)

انڈیا جان:- اوہی ۔ اوہی۔

فصاد:- اوہو۔ کیا کالا کالا خون نکل رہا ہے۔ بہت ہی فاسد خون ہے۔ گھبراؤ نہیں بیٹی۔ ابھی نیا مرہم تیار ہو جائے گا۔
شاباش شاباش۔ تم کو ایسی کج دلی نہ چاہیئے۔

ہر قسم گوٹہ دار اخبار کا مال وغیرہ کی ضرورت ہو تو کارخانہ حافظ سید محمد رفیع تاجر گوٹہ دریبہ کلاں لکھنؤ سے طلب فرمائیے۔

اشتہاری طلاؤن ـــ بچو

ناظرین پر بطلاوہ مشتہرہ ملی سے نہایت مجرب زود اثر اور اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔ جسے پبلک کی کامیابیوں کا خیال اور آئے دن طلاؤں کا اشتہاری لوگوں سے طلب کرنا اور اسمیں بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا خیال کر کے یہ نسخہ بلا بخل اخبار ہذا میں شائع کرا دیا ہے تاکہ ہر ایک شخص فائدہ اٹھائیں اور اشتہاری طلاؤں سے گریز کریں۔ یہ طلا بہ نقائص کیلئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے ....

اسلئے بیکار استعمال کرنے سے اسکا جوہر معلوم ہو سکتا ہے۔ شوق سے اسکو تیار کریں اور دعا خیر سے ناچیز کو یاد کریں۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت اسکی نہ ہو تو اپنے دوستوں عزیزوں کو نسخہ ملاحظہ فرما کر طلاء کشید کرنے کی اجازت نہ دیں یا یہ پرچہ ردی کی ٹوکری میں نہ پھینکا جائے بلکہ بہت حفاظت سے اسکو رکھا جائے کیونکہ خدانخواستہ کسی وقت ضرورت ہو جائے تو کف افسوس ملنا نہ پڑے۔

نسخہ ملاحظہ ہو مغز پستہ ۲ تولہ۔ مغز بادام ۲ تولہ۔ مغز اخروٹ ۲ تولہ۔ مغز فندق ۲ تولہ۔ مغز چلغوزہ ۲ تولہ۔ شنگرف ۲ ماشہ زعفران ۲ ماشہ سم الفار سفید ۲ تولہ۔ زردی بیضہ ماکیان ۱۰ عدد۔ سم اسپ ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ قرنفل ۲ تولہ۔ لونگ ۲ تولہ۔ بیخ کنیر سفید ۲ تولہ۔ عاقرقرحا ۲ تولہ سیاہ ۲ تولہ۔ جائفل ۲ تولہ۔ کائپھل ۲ تولہ۔ پیاز نرگس ۲ تولہ۔ بیربہوٹی ۲ تولہ۔ خراطین خشک ۲ تولہ۔ مالکنگنی ۲ تولہ۔ بزر کتان ۲ تولہ۔ کندر سیاہ ۲ تولہ۔ لہسن ۲ تولہ۔ تخم زردک ۲ تولہ۔ تخم پیاز ۲ تولہ۔ اسپند ۲ تولہ۔ زنجبیل ۲ تولہ۔ پیپل ۲ تولہ۔ حب السلاطین ۲ تولہ۔ خولنجان ۲ تولہ۔ بابچی ۲ تولہ ڈیکمالی ۲ تولہ۔ جوزی ۲ تولہ۔ گھونگچی سفید ۲ تولہ۔ اونٹ کٹیلہ کی پھلی ۲ تولہ۔ برادہ پیلہ ۲ تولہ۔ بیر بہوٹی ۲ ماشہ۔ چربی خوک چینی مینڈک ۲ تولہ۔ خون خرچنگ گدھا چار جونک۔ چربی مینڈک اسی طرح سے حاصل کریں کہ چالیس مینڈک لاکر تہ دیگ پکڑ کر ان کا قیمہ بنا کر ایک کپڑے کی تھیلی میں بھر کر چربی کی اور ڈاکٹر ہمراہ پانی کے پکاویں جسوقت خوب پختہ ہو جاویں تو کسی برتن میں گاڑ کر نمدہ اکر ایک روز چاقو کی نوک سے اوتار لیں۔ اور خون گدھا اسی طرح سے حاصل کریں ایک گدھا جوان فربہ کو پکڑ کر اسکے پچھلے پیر باندھ کر دو جونک اسکے دونوں ..... پر لگا دیں جسوقت ..... کا خون پینے لگیں گی تو گدھے کو نوٹا ..... ہوگی وہ دو جونک اسکے ..... داہنے بائیں جانب لگائیں جسوقت چاروں جونک خون پیکر شکم سیر ہو جاویں تو نتا چھوڑا کر وہ خون بھی شامل ادویہ کرکے روغن بذریعہ پتال جنتر کشید کریں۔ تمام ادویہ کو باریک کر لیا جائے حسب دستور رات کو سوتے وقت مالش کرنا بس انشاء اللہ تعالیٰ ایکہفتہ کے استعمال سے وہ قوت پیدا ہوگی کہ تازندگی رہیگی اور تمام نقص عضو خاص کے رفع ہو جائینگے تجربہ شرط ہے اور لطف یہ ہے کہ اس طلاء سے آبلہ نہیں پڑتا ہے اور نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس نسخہ کو بوجہ وقت یا شرمندگی سے خود تیار نہ کر سکیں تو تیار شدہ فیشی جسکی ایک شیشی جو ایک مریض کیواسطے کافی ہوتی ہے ملنے یا مجرّب قیمت معہ محصولڈاک میں طلب کریں اور اگر خود ہی تیار کرنا چاہیں اور کسی شے کو نہ ملنے سے مجبور ہو جاویں تو وہ بھی طلب کریں غرضکہ ہمکو دھوکہ باز اشتہار بازوں سے بچانا مقصود ہے جس طرح چاہیں اس نسخہ کا تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ اور اگر جریان قوت ..... کی شکایت ہو تو ہمارے یہاں سے نسخہ اکسیر جریان یا دوا اکسیر جریان مقوی ..... جسکی قیمت تین روپیہ ہے مع محصول طلب کریں سمجھا دینا اور ہر شے کو حقیقتاً بیان کرنا ہمارا کام ہے آئندہ ناظرین کو اختیار ہے اگر کسی امر کی نسبت دریافت کرنا چاہیں تو جوابی کارڈ اور پتہ صاف تحریر کریں ورنہ تعمیل جواب نہ ہوگی۔

خادم الاطبا خاکسار حکیم مشتاق احمد نجیب آباد ضلع بجنور۔ یو۔ پی

تصدیق { ریویو کی غرض سے ایک شیشی مجھے بھی موصول ہوئی جو ایک مالیخولیا کے علاج نوجوان عزیز کو استعمال کرائی گئی وہ دوا واقعی قابل تعریف ہے ہم حکیم صاحب کو اس کامیابی پر قابل مبارکباد سمجھتے ہیں ایڈیٹر اخبار ناظر ... شہر امرتسر۔

تجھ سا اسلام ہے جو وہ حسنِ اعتقاد

کھینچتا ہے شیعہ مذہب کے پیچھے گرا جا ہے مجھے

وہاں بھی جنت کے بارہ کا شاذ و نادر گرم

ساقیٔ کوثر اگر دیتا ہے ذرا سا مجھے

کیوں ہو شیعی سلام مالی ہیں ہماری اب پیشگی

دیتا ہے خلعت دورہ کرسی کا شاہ مجھے

د۔ا۔ح

"سینیٹری کمال"

میونسپل آپ جانتے ہو وہ پنچایتی سرکار ہے چونکہ سلام ونسیم اور دوام جو بارہ کے روا ہی کی پیشرو قیمت کے ساتھ فرسودہ ہو گئے لہٰذا سلام دوام کی جگہ میونسپلٹی کا دستان حاضر ہے زنانی کرسی بھی جو یہ دیکھی گیٹ کی ٹھوکروں سے پامال ہو کر پرانی چال کے حوض میں پڑتے ہیں جان بچی ہو چکی ہے۔ اس پہ کمبخت فرنچ شریف کو مارتے گزری دور کراچی ہیں آئے اشتغال خیا نئے کے واسطے بیچے بلکی بھی خاک نہیں چھوڑوں گی اور اگر موجود ہو۔

مثلاً آپ کو دور کے سے بھی کسی میونسپلٹی کا کرسی والا آدمی ہے وہ اچھا جیتے ہیں نہ کرے دوسرے کو بھی دور کے بعد آپ کی ذات ستودہ صفات عالی دماغ باصلاحیات۔ مالکِ موت" مرحب برکات دامانِ سی آئے تو دقیق نکات پر بھی غفلت کے بجز ہم قبول نہیں کے بجائے پڑ رہیں گے۔

دیکھیے! بس ٹھیک اسی جگہ سے معائنہ اپنا شروع کر دیجیے۔ حضرت! اس مقام کو لوگ چوک کے نام سے پکارتے ہیں جس کی یہ گت بلکہ درگت ہے کہ کوڑے کرکٹ کے بارے ہی سڑک خریطہ بالکل چرکین کا دیوان نظر آتی ہیں سے

...بتا کون گزرتا ہے ادھر سے

جاتا ہے ... سے جو بڑھال گھر کا

ز ماری بڑے چھوٹے کیڑوں نے دیکھ ریک کر سڑک کی دور دو پتھریوں پہ سواہی دل دل

کرتا ہے گندگی وہ بیان چھوتا ہے آدمی کو جا ور خصلت مجنون بنا سے بغیر باز نہیں رہتی۔ اتنا اور یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ کئی دفعہ ہو گئے کہ جس دوران صدرت۔ یعنی ڈپٹی فروختاں۔ حلوائی کے یہاں بیا شادی کی تقریب تھی جس کے شہر میں دھما کے پتوں کے پتے ہیں لکھو دال چاول چٹنی اچار اور قیمہ وغیرہ سے لت پت آج تک۔ میونسپلٹی کی مٹی کو رو رہا ہیں رہتے ہیں۔ غرض گنگ جمنو روئے چاول کے ریکھیئے ہر سڑک گھروں سے بدتر ہے۔ گلیاں اس حد تک غلاظت سے اٹی گئی ہیں کہ کسی بھلے آدمی کا گزرنا محال ہے اور جو کوئی علامت زدہ محبت و جرأت سے کام لیکر گزرنا بھی چاہے تو اس اپنی دھوتی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے کہ بریلی یا آگرہ کے پاگل خانے آ دور کیجے بغیر دماغی اصلاح غیر ممکن ہو جائے گی۔

اگر کوئی یا آپ خود ہی یہ سوال دریافت کریں کہ آخر وجہ کیا ہے؟ تو حضرت! اینجانب کی جانشینی وہ سکا جواب سینیٹری انسپکٹر صاحب بہادر دیجیے گا تو بتا سکیں گے۔ فروری سنہ کو سینیٹری انسپکٹر صاحب بہادر نے موسم کے ذکر میں آکر بھی کورون سے ایک مہترانی کی خبر ... والی اس لیے مہتروں نے ہڑتال کر دی اور جناب مہتران اسفتا فرنچی دانش ہے۔ مہتروں کا یہ مطالبہ ہے کہ اگر یہ صاحب بہادر سینیٹری انسپکٹر صفائی کی دیکھ بھال کریں گے تو شہر کی صورت پر بھی جھاڑو نہ پھیری جائے گی صاحب سادہ اس تاک میں تھا کہ اگر اب چہ قسمت سے ہڑتال ختم ہو نے کے بعد بھی پیچھے پڑے گئے تو صفائی ہی نہ ہو گی اور صفایا بھی ساوہ دیکھی ہی ہوئی۔ چنانچہ انسپکٹر صاحب میں اور مہتروں میں۔ مصیبت پڑے ہماری جان پر۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر چہ یہاں صاحب بہادر ڈپارٹمنٹل کارروائی کرتے تو یوں ...... نہ ہوتا۔ ابھی تو جھگڑا ہے کیونکہ اہلِ شہر کا یہ حال ہے سے

دم گرم ہے سرد بلکہ جیسا ہوا کرتے ہیں

رہے دھلکنی کا دم لیوان کی امداد کرتے ہیں پہلے

مطلبچو کو کسی تدبیر سے عمارتِ شیخ کھٹ کو بیچانے میں حضرت کی کرامات ہے

مثلاً آپ نے سنا؟ یا اسلامیہ شیعہ کلب نے بھی کہا کیا۔ ہم جانتے ہیں اب تو کسی بھی قوت کو اس طریقہ کلب کے شہر کی جاوار میں کسی قسم کا شک باقی نہ رہے گا کیا معنی کہ صد شاعری میں ایک خاندانی مولوی نے (اصل مولوی نہیں) آپکاری کو سکھایا کہ شاعر نے فرما جو ذکیسا وجوب سے فرقی کا حکم مستعار کر لیا چنانچہ فرماتا ہے سے

شراب چون نہ پیجو ان دونوں روزداری ہے

جناب شیخ کے بگڑا آبکاری ہے

اینجانب بھی شاعر ہیں کیا اس شاعرانہ رتبہ میں کیا اس نقصی سے کسی طرح کم نہیں مثلاً ایک اعلیٰ عہدہ مولانا کا شیعہ کلب کے جلسے کی صدارت قبول فرما کر جلا کے واسطے محبت ہے۔ اس امر سب کی تکمیل کو روکے جواز کی جو گرم جاکرتا ہے ہر سال نیچ اس کلب کے با مشاورت خیرت و سامعت اعدے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شہر میں ایک ڈرامیٹک کلب ہے جس کے بانی اکثر نوجوان بیگمات کھنؤ شیعہ ہیں۔ یہ کلب ہر سال ایک ڈرامہ تیار کرتا ہے اور اپنے مخصوص دوستوں کے سامنے کسی عشرہ کا دو چند مقام پر تماشا کھیلتا ہے۔ اتفاق کی بات کہ اس کی سال اس نے پولیس میں اطلاع دیا بغیر تماشا کھیلا آپ جانتے ہیں پولیس کسی کی رعایت مروت تو کرتی نہیں اس نے کالونی کی خلاف ورزی گزارش کی اور صاحب ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہنچا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک صلح جو آدمی ہیں انھوں نے آئندہ مختار سے کی نمائش کی اجازت کر فوراً یہاں سے دورہ میں ہیں ایک تریبہ کو مصاحب معروف خود ہی مرنجاں مرنج آدمی ہیں مدرسہ کہ بار سے شہر کے ایک ذرہ شیخ مولوی خان بہادر نواب ..... سید محمد مہدی حسن الرضوی نے صاحب موصوف کے مرنج و مرنج کو بھولی دی۔ چکا کہ مسئلہ یا وہ آپ کی ... کار سرکار حق لے بازی اڑنے نہ دی۔ اب ختم کی۔

حقہ کا لطف بغیر عمدہ تمباکو کشیدنی کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ کارخانہ حافظ سیتا محمد رفیع تاجر گوٹہ و معرکہ صحبتیا باغ لکھنؤ سے طلب فرمایئے۔

آپ جانتے آجکل مسکہ رت جگے کا رواج نہیں ہے۔ تاہم ہی شکر اللہ کی ہے ہوسے خشکے کے مطابق یا جشن کی جو ذی کے شل کے گلا چھپے ہی آئین وہ زمانہ ہی اور تھا وہ وقت ہی اور تھا۔ کلب نے غالباً حل مشکل کے سلسلہ میں دو روز کا ایک جلسہ کرڈالا۔ اور سائمن کمیشن کی آؤ بھگت میں کئی رزولیوشن پاس کیے۔

کلب خدا نخواستہ احسان فراموش نہ تھا جو ہمارے انگریزی پوشاک اور بھی ہمارے والے خان بہادر مولوی کے سوا اس جلسہ کی صدارت کسی اور کے پاسے نام کرتا۔ لہذا صدارت کا چیف ایکٹ ہمارے مولوی خان بہادر صاحب کو دکھانا پڑا۔

کہے حرام وطن پر زمانی اوقات ہست

پنچ پہ جناب نقیہ صاحب سے

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزہ اگر نہ کھائے تو ناچار کیا کرے

جب کوئی محفل میں اپنا سالارہ بنانے پر رضامند نہ ہو تو بتائیے ہم کیا کریں۔ دنیا ہماری خاطر نہیں کرتی تو کیا ہم بھی اپنی خاطر نہ کریں۔

ایک حبشی سے کسی نے کہا: بھائی آئینہ دیکھو؟ اس نے کہا بھائی میں باز آیا۔ شکر ہے کہ مجھے خود اپنی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ مگر یہ معلوم ہے کہ دیکھنے والے مجھے دیکھ کے منہ بناتے ہیں۔ آئینہ دیکھ کے اپنی ہی نگاہوں میں اپنی ہی قدر و قیمت کیوں گھٹائے؟

آئینہ ہی نہیں تو دھلائی کی رہی یہی سہی

یا فقہی مسئلہ تو آپ کوئی قاضی یا مفتی ہی بتا سکیں کون ہیں؟ ہمارے خان بہادر مولوی صاحب کلب کے تماشے میں شریک نہیں ہوئے۔ جلسے کی بات جاگانے ہے وہ ہے پولیٹکل ڈرامہ سمجھے گئے۔ خان بہادر صاحب کو تو ہی لطیفہ سے ذوق نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اتفاق دیکھ کر خبر بھی آگئی تصویر اطلاع ہوگی ہندوستان میں لہذا خدانخواستہ باطن میں شرکت کا گمان نہیں ہو سکتا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک
وعدہ شکنی

دو تین ماہ سے میاں پنچ ہی صاحب نے غصّہ ل کر رکھا ہے۔ یعنی جب حضرت کے غصّہ میں کا پارہ اُس وقت تھرمامیٹر میں نقطہ پر آجاتا ہے تو آپ اُسے برسات کی گرمی سمجھ کے اصلی مسودوں سے دبائے ہیں کہ وعدہ کو کاشتکاری دیتا ہے۔ بیزار ہی میاں پھر ٹوٹ گیا۔ ٹوٹنا بھی یوں کہ پھر پاک اثر نہیں سکتا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آج یہ ہو گئے کا ارمان ہے خریداروں سے ہم نے وعدہ کیا ہے کہ اشاعت میں تاخیر نہ کریں گے۔ اب کیا ہو گا؟ ہم کیا عرض کریں۔ دنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں جب پتھر سی مضبوط شے رفتہ رفتہ جاتی ہے تو زبانی اور کاغذی وعدہ میں استحکام کہاں سے ہو۔

غالب مرحوم فرما گئے ہیں ؎

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

بس معلوم شد کہ وعدے کی شکستگی میں وعدہ شکنی کی اپنی طرف سے لاکھ تدبیریں کیجیے۔ کیا ہوتا ہے۔ پتھر بھی ٹوٹتا۔ وعدہ بھی ٹوٹا اور ستاروں کا دل بھی ٹوٹا۔ اب پھر سنگ مرمر کا دل پر رکھنے کے چارہ کیا ہے میں وقت پر شکست بہت کھلتی ہے۔ ایک ہفتہ کا ہیر پھیر اشاعت میں پڑ گیا ہے۔ مگر یہ پتھر کی شکل ہے دیکھیے کب نکلے۔

صرف اتنی عدد نامہ ہیں

حکیم اجمل خان صاحب کے مرحوم ہوتے ہی تاریخ کے دماغ میں تھا ہی اعداد نے کیا کیا طرح طرح کی تاریخیں شائع ہوئیں چنانچہ ایک صاحب نے مادہ نکالا ؎

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مادّے کے عدد ٹھیک نکلنے کی خوشی میں حضرت نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ مصرعہ کا مفہوم اس حال میں حکیم صاحب کے انتقال میں کسی حکیم یا ڈاکٹر کی حماقت

شریک نہیں۔ اور وہ بچارے تک بیمار ہی ذمہ دار ہے۔ مگر تاریخ کی حاجت نہیں ہمارے حضور نواب صاحب دام ہو جس شعر کے رنگ ہوں آپ سے کون کہہ سکتا ہے۔ حکیم جی ایک شعر ہے تشت اور بنا ہی جاتی ہے۔ ایک ضعیف خطاب ہو کے آدمی کا اس وقت میں مبتلا ہو کے اشارہ ہو جاتا اور دل کا مالک ملک الموت کے ہاتھ میں جا کے حرکت سے رہ جاتا کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ شاعر صاحب کی یہ مصرع زبان زد ہی تھا کہ لوگوں کے رسالہ میں دوسرا مادہ شائع ہوا ؎

کہہ کے آہ میں مصرع سال وفات
گوہر مقبول فخر قوم وقت چل بسا

اے مرحبا جناب آپ کی صاحب دانی تشریف۔ اب کی سسٹم میں ڈاکٹر ضیاء الدین کی جگہ خالی ہوئی اور ہم نے آپ کے تقرر کی سفارش کی۔ شعر کی ہوں آپ سے ... ہوتے ہیں کیا کلام ہے۔ ... پڑھ لے۔

شاعر صاحب تاریخ کہہ کے ایڈیٹر صاحب سرتے ہیں ہندوستان کے لائق شاعر آپ ہیں ؎

کاش کر اکتشیف کی رسم کہ دیا سال وفات
گوہر مقصود فخر قوم وقت چل بسا

صرف اخبار نویس حضرات کیلئے

اخبار "ریاست" خاص اہتمام کے ساتھ ہندوستان کی اردو اخباری برادری کے ان لوگوں کی زندگی کے حالات اور بلاک کی تصاویر ایک کتابی شکل میں شائع کرنے والا ہے جو فن صحافت کو فروغ دینے اور ترقی کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں امید ہے کہ تمام اخبار نویس حضرات خواہ کسی حیثیت سے کام کر رہے ہوں اپنی زندگی کے حالات مع تصویر روانہ فرما کے شکریہ کا موقع دیں گے۔ (ایڈیٹر ریاست دہلی)

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے ...

[illegible]

قیمت فی بکس

۴۰ خوراک (...)

بادشاہ عنبری روح آتشہ خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ...

طلائے ...

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (...)

حب یاقوت مقوی ...

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ...

محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | مہتمم دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

حکیم سید ... (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

... حاجی ...

پری مہک تیل

[illegible]

مختار احمد ...

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷ء

[illegible]

رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد ... مع محصول

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امر چند لکھنؤ

[illegible]

شاعری جزو لیست از پیغمبری

[illegible]

... نیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

سیاحت ظریف

یعنے

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفر نامہ عراق

[illegible] قیمت فی جلد [illegible]

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

شرر الطاف حسین

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے بورڈ سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے ہر ایک کتاب مین لکھ دیے گئے ہیں ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہے۔ ایک ستار اور یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر باجوں کا سرمایہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزارون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۲ والے درمیانی صفحے پر اشتہار ملاحظہ ہو۔